خیر خواہ سلطنت کو کیون باغی و بدخواہ بتاکر مخبرون مین داخل ہوتے ہین۔

اِس نیک طینت نے اپنی بدگمانی کی تائید مین جو مولوی اسمٰعیل صاحب کا جہاد پیش کیا ہے۔ اِس سے نواب صاحب یا کسی اور اہلحدیث کی نیک نیتی پر بٹہ نہین لگ سکتا ہم پہلے بھی کہہ چکے ہین۔ اور اَب پہر کہتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید کا جہاد سکہون سے تھا جو مسلمانونکے مذہب سے تعرض کرتے تھے نہ انگریزون سے جنکو کسیکے مذہب سے تعرض نہین ہے۔ بلکہ انگریزون سے جہاد کرنیکو وہ برملا ناجایز کہتے تھے۔ چنانچہ آنرائبل سید احمد خان کی کتاب سے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۲۶۶) جلد (۱۰) مین منقول ہو چکا ہے۔ پہر مولانا اسمٰعیل کا یہ جہاد اہلحدیث کی بدنیتی اور اظہار اطاعت گورنمنٹ مین ان کی ناراستی پر کیونکر دلیل ہو سکتا ہے۔

اَب ہم اُن حضرات کے جوابات کو ختم کرتے ہین اور اُسکے خاتمہ مین سراج الاخبار مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۸۸۶ء کی عبارت نقل کرتے ہین جس سے اِن حضرات کی بدگمانی کم ہو اور آیندہ انکو اِس اخبار مین اہلحدیث کی نیت پر برائی کا فتوے لگانی کی جرات نرہے۔ اِس پرچہ اخبار مین بصفحہ (۶) کالم (۱) سطر (۵) مین لکہا ہے۔ "فی الواقع جو لوگ ہندوستان کے غیر مقلدین کو گورنمنٹ کا بدخواہ تصور کرتے ہین۔ وہ بڑی غلطی پر ہین۔ کیونکہ اگر غور سے دیکہا جاوے تو بجائے بدخواہ ہونے کے یہ فرقہ من وجہ گورنمنٹ کا مشکور ہے کہ اسکے عہد میمنت مہد کی برکت سے اسکو ایسی آزادی ہوئی کہ الاسلام تحت السیف کے بارگران سے سبکدوش ہو کر ایحسب الانسان ان یترک سدی کا مصداق ہونا نصیب ہوا" اِس عبارت کے عربی فقرات مین جو ایڈیٹر صاحب نے اہلحدیث پر احسان کیا ہے اسکا شکریہ پہر کسی موقع پر ادا ہوگا۔ انشاءاللہ تعالے۔

تیسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر بغاوت یا مخالفت گورنمنٹ کا الزام قایم کیا گیا ہے۔ انکی کتاب ترجمان وہابیہ ہے جسکو نواب نے اردو زبان مین تصنیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کیا اور ۱۸۸۴ء مین چھپوایا - اور اسی سنہ مین اسکا انگریزی مین ترجمہ کراکے کلکتہ مین طبع کرایا - اِس کتاب کی نسبت ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اُسمین وہابیون کی تعریف وحمایت کی گئی ہے - اور یہ ایک ایسا فعل ہے جو فقدان رابطہ دوستی سرکار انگریزی پر دلالت کرتا ہے - اور اِس بحث کا ایسے وقت مین کہ سرکار انگریزی ملک مصر مین مہدی کے ساتھ معرکہ آرائی کی بڑی مشکل کارروائی مین مصروف تھی - ایسے شخص کی جانب سے جو ہندوستان کی بڑی ریاستون مین ایک ریاست کے رئیسہ کا شوہر ہو پیش ہونا بیموقع تھا - اور اِس کتاب مین باصرار یہ کہا گیا ہے - کہ جو لوگ ہندوستان مین وہابی کہلاتے ہیں وہ نہایت خیر خواہی گورنمنٹ سے آراستہ و نمک حلال بامیل صلح و سداد ہین - اور نواب صاحب کو مذہب وہابیہ سے عشق ہے وغیرہ - وغیرہ -

اِس بیان کا تتمہ شاید اُنکا وہ بیان ہے جو چوتھی کتاب اقتراب کے مؤلف گورنمنٹ سے ہونے کے ثبوت مین اُنہون نے پیش کیا ہے کہ اُسمین مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی بانی مذہب وہابیہ کے مشابہ کہا گیا ہے - تاکہ ہندوستانکے وہابیون کے دلون مین جہاد کا جوش پیدا ہو" جس سے بیان سابق کو ملاکر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نواب صاحب کا ترجمان وہابیہ مین وہابیون کی تعریف وحمایت کرنا گویا مہدی سودان کی حمایت کرنا ہے - اور ہندوستانکے وہابیون کو مہدی سودان کے مدد کی ترغیب دلانا"

اِس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ اسمین ہندوستان کے اہلحدیث کی (جنکو انکے دشمن وہابی کہتے ہین) حمایت وتائید کی ہے - اِنکو خیر خواہ گورنمنٹ کہا ہے اور بدخواہی گورنمنٹ سے بری کیا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ کتاب اقتراب مین مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہا ہے اِسکے سوا ی - جو کچھ کہا گیا ہے - اور جو اِن دونون باتون سے نتیجہ نکالا گیا ہے وہ محض غلط ہے - جس سے اُنہون نے گورنمنٹ کو دھوکہ دیا گیا ہے - نواب صاحب ان دو کتابون یا اپنی اور تصانیف مین عبدالوہاب نجدی کے مذہب و طریقہ سے اپنا اتفاق

رائے ظاہر کرتے یا وہ نفس الامر مین اسکے پیرو ہوتے یا اور اہل حدیث ہندوستان کا پیرو عبدالوہاب ہونا بیان کرتے اور پہر وہ مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہتے تو اس سے یقیناً وہ نتیجہ نکلتا جو ہمارے بہائیون نے نکالا ہے۔ اور جس حالت مین وہ اپنی متعدد تصانیف مین اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب سے بے تعلق۔ بلکہ ناموافق ہونا ظاہر کر چکے ہین اور نفس الامر مین بھی اہلحدیث ہندوستان سے کوئی پیرو عبدالوہاب نہین ہے۔ تو پہر اس سے وہ نتیجہ نکالنا انصاف کے رو سے جایز نہین ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف یہ نتیجہ نکالنا ممکن ہے کہ نواب صاحب نے ان باتون کے اظہار سے ہندوستان کے اہلحدیث کو مہدی کی معاونت سے منع کیا اور یہ جتایا ہے کہ مہدی سودان عبدالوہاب نجدی کے (جو تمہارے طریق کا مخالف تھا) مشابہ ہے۔ لہذا تم کو اسکی معاونت کا خیال کرنا یا اوسکے فتوحات پر خوش ہونا جایز نہین ہے

اس نتیجہ کے صحیح ہونے اور نتیجہ مخالف کے غلط ہونے کا مدار یہ امر تنقیح طلب ہے کہ نواب صاحب نے اپنی تصنیفات مین اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب نجدی کا پیرو و موافق ہونا بیان کیا ہے یا بے تعلق و مخالف ہونا۔ اور واقعی وہ لوگ اسکے پیرو ہین یا نہین ہم اپنے خیال (شق دوم) کی تائید مین نواب صاحب کی تصنیفات سے چند شہادتین پیش کرتے ہین۔ ہمارے خیال کے مخالف شق اول کے قایل اپنے خیال کی تائید مین نواب صاحب یا کسی اور اہلحدیث ہندوستان کی تصنیف سے ایک عبارت یا ایک فقرہ یا ایک لفظ ایسا نکالکر بتاوین جسمین اُنہون نے اپنا یا اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب کا پیرو یا موافق ہونا بیان کیا ہے۔ ہم سب سے پہلے اسی کتاب ترجمان وہابیہ سے چند عبارات جسمین وہابی ہونے سے انکار اور عبدالوہاب نجدی کے اتباع سے بیزار ہونا نواب صاحب نے ظاہر کیا ہے نقل کرتے ہین

اس کتاب مین بصفحہ ۶ کہا ہے "الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکہا گیا ہے کہ سرکار عالیہ برٹش گورنمنٹ کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ مسلمانان ریاست ہائے ہند و رعایائے

ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمیٰ کا نہین ہے - اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ پر دشمن اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین - وہ ہرگز وہابی نہین "

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶ مین کہا ہے - "اُس ملک خصوصاً ریاستہاے اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم ازادگی بخش امن خواہ کا اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لیکن ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا جہوٹونکو روسیاہ کرتا ہے "

اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ مین ہے سوال عبدالوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ منسوب ہین کون شخص تہا - جواب وہ اور اُنکا بیٹا محمد دونون حنبلی مذہب تھے اور ہندوستان کے مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہان قدیم سے ابتک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہین ہوا اُس (محمد) کی ولادت ۱۱۱۵ ہجری مین عیینہ مین جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ ۱۲۰۶ ہجری مین اسکا خروج حدود حجاز اور یمن مین ہوا اور سنہ ۱۲۰۶ھ اُسنے وفات پائی - اور اصل مذہب اُن (نجدیون) کا حنبلی تہا - اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ مین سنا گیا ہے کہ بہت ہین اور ہند مین ایک بھی نہین - اور اصل اسلام مین اتباع قرآن و حدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اونکی طرف بظاہر غلط محض ہے - اسلئے کہ وہ مذہب حنبلی مین پہلے سے آخر تک رہے - اور کسی مسلمان کو جو قرآن و حدیث کا تابع ہو - انکا تابع اور انکے مذہب کا جاری کرنے والہ جاننا محض نادانی ہے اور بڑا ظلم ہے - اور نہایت جہوٹ ہر مسلمان خالص اطاعت خدا و رسول کے سب دینون اور مذہبون پر مقدم جانتا ہے - اور بڑے بڑے

لوگونکی بات بھی خدا و رسول کے مقابلہ مین پسند نہین کرتا۔ محمد بن عبد الوہاب کی بات کا کیا ذکر ہے۔ اور وہ کس قطار و شمار مین ہے۔ لاکہون عالم اسلام مین گذرے ہین۔ لیکن کوئی ادنے مسلمان بھی سچی باتون کو اونکے طریقہ مین منحصر نہین جانتا۔ اور اونکے پیچھے چلنا واجب نہین سمجہتا۔ خلاصہ حال ہندوستانکے مسلمانون کا یہ ہے کہ جب سے یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہونکے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہین اوسوقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قایم رہے اور ہین۔ اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے۔ یہانتک کہ ایک جم غفیر نے ملکر فتاوی ہندیہ یعنے فتاوے عالمگیری جمع کیا اور اسمین شیخ عبد الرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بھی شریک تھے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت تھے اُنہون نے بہت مسایل دین کے چہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتون کو قوی اور مضبوط باتون سے علیحدہ کیا اور اسی طریقہ اور رویہ پر اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گذرے کہ اُنہون نے بہت سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلایق اور رفاہ عام مین خلل انداز ہوتے ہین اور دین و دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتے ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا۔

× × × × غرض کہ خاندان محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی مذہب تھا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو ان سے کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہ تہا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین پائی گئی پہر یہانکے لوگون کو عالم ہون خواہ جاہل محمد بن عبد الوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسیطرح کسی عاقل کی سمجھ مین نہین آتی اور ہندیون مین اُس زمانہ سے آجتک کوئی ربط و ضبط اور کسی طرح کا علاقہ اور میل جول نہین × × × × × غرض کہ یہانکے چال اور ڈہنگ کو وہانکے چال چلن سے کسیطرح کچھ نسبت ہی نہین۔ علاوہ اسکے کبھی یہان کے کسی گروہ نے اسبات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب مسلمان یون ہی ہین"

اور اُس کتاب کے صفحہ ۲۷ مین کہا ہے کہ یہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے۔ اور سارے جہان کا حاکم اور مالک اوسی اکیلے ایک قدرت والے کو سمجہتا ہے اونکو وہابی کہنا اور محمد بن عبدالوہاب کیطرف اوس فرقہ کو منسوب سمجہنا محض غلط ہے اور جہوٹ ہے کئی وجہون سے اول یہ کہ یہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبدالوہاب کیطرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے۔

پس یہ خطاب اور لقب اوس نے اپنے لئے مقرر نہین کیا جیسے شیعون نے سنیونکے مقابلہ مین اپنے آپ کو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے۔ اور ضرور تہا کہ اگر وہ اس لقب کو اپنے لئے مقرر کرتے تو ضرور اُسکی بو انمین پائی جاتی۔ بلکہ یہ لوگ تو اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین۔ پہر ایسا لقب کسی کے واسطے رکہنا۔ جو وہ خود اس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً و قانوناً ہرگز لایق حجت نہین ہو سکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین اُنکو وہابی کہنا ایسا بُرا لگتا ہے جیسے گالی دینا۔ اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کی چال چلنے والے اپنے تئین کسی اگلے بڑے امامون کی طرف منسوب نہین کرتے اور نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین۔ پھر محمد بن عبدالوہاب کے پیچھے چلنے اور اُنکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے۔

دوسرے یہ کہ کسی مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بجز اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اسکا شاگرد ہو یا اُسکے گہر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اسکا ہم وطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستانکے لوگونکا محمد بن عبدالوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتونکے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی کسی طرح کا علاقہ ان علاقون مین سے اونکے ساتھ نہین رکہتا ہے پہر اُنکو اُنکی طرف منسوب کرنا سوائے خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جائے۔"

تیسری یہ کہ محمد بن عبدالوہاب کے انتقال کو ایک مدت مدید گذری کہ ملک نجد مین بھی جہان اونکا نشو و نما تھا وہان بھی کوئی اونکے پوتون پوتون مین سے باقی نہین سُنا جاتا کہ اُنکے طریقہ کی تعلیم لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اوسطرف بلاتا ہو اور یہ لوگ اوسکی چال پر

چلتے ہون اور اوسکے سکھانے کے موافق برتاؤ رکھتے ہون پھر اس صورت مین اُنکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا ہے اور عدل کی گردن مارنا ہے"

اسکے بعد اس کتاب مین بضمن چند فصول وہابیان نجد کے تاریخی حالات تواریخ عیسائی وغیرہ علماء سے نقل کئے ہین جنکی کسی قسم کی تائید و تصدیق اپنی طرف سے نہین کی اسکے بعد صفحہ ۵۹ کہا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسینے نہین لکھا۔ اور یہ موافق و تحقیق علماء عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بھی ممکن نہین ہے۔ اس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے۔ اسلئے کہ جو کارروائی اِن لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکے ہاتھون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا۔ اور اسطرح کی جرات کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فتنہ وہابیون کا مسئلہ ہین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اوس ملک مین بھی سر نہ اوٹھایا۔"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ مین کہا ہے کہ "پھر نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی کا لازم ہے نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا۔"

اس قسم کے مضامین اس کتاب ترجمان وہابیہ مین اور بہت ہین بلکہ تمام کتاب کا مضمون ہی یہی ہے کہ اہلحدیث ہندوستان وہابی نہین اور نجدی وہابیون سے انکا کوئی تعلق خاص نہین۔ اسی غرض سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے۔ اور اسی معنے کر اہلحدیث ہندوستان کی جگہ اُنکے دشمن وہابی کہتے ہین تائید اسمین ہوئی ہے جسکو یاردون نے وہابیون کی تائید ٹھہرایا۔ اور اس سے نواب صاحب کا مذہب وہابی سے عشق استناد

کیا اور گورنمنٹ کو دھوکہ دیا ہے۔

یہ کتاب چھپکر ہماری نظر سے گذری تو ہم نے اشاعۃ السنۃ جلد ۲ کے نمبر ۴ و ۶ و ۷ مین اسکا خلاصہ مطالب نقل کرکے اسپر بالفاظ ذیل یہ مختصر ریویو لکھا۔

"یہ کتاب پکے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام وقت کی اطاعت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) بشیر ہے۔ اور ناواقف مسلمانون کے لئے (جو بعض اوقات چند اوباش خلایق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکھکر اسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہوجاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صداقت شعار مشیر و پولیٹیکل وزیر ہے۔ اور مختلف فرقہ ہائے اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے" پھر اس ریویو کے ہر ایک فقرہ کی تفصیل کرکے اخیر مین گورنمنٹ اور نواب صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اسکو انگریزی مین ترجمہ کراکر شایع کرین۔ چنانچہ نواب صاحب نے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرایا اور کلکتہ مین چھپوایا۔ اور اسوقت کے اور اہل الرائے اور گورنمنٹ نے بھی اسکو پسند کیا۔

اخبار انڈین گرانیکل مطبوعہ ۲ اپریل ۱۸۸۵ء مین اسکی نسبت یہ فقرہ درج ہوا تھا کہ نواب صاحب ایسے انصاف پسند لوگون کو اس تصنیف سے مشکور کیا اور وہ قابل شکرگذاری برٹش گورنمنٹ کے بھی ہے۔ اس وقت کے وایسرائے و گورنر جنرل لارڈ ریپن کو بیگم صاحبہ بھوپال نے اسکا ایک نسخہ بطور تحفہ بھیجا تو اوسکے جواب مین وایسرائے نے بھی چٹھی ۲۶ دسمبر ۱۸۸۴ء مین اسکا شکریہ ادا کیا۔

اسوقت وہ کمال عیب بنایا گیا ہے۔ اور اس خیر خواہی کو بدخواہی بناکر دکھایا گیا ہے۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!!

اسی قسم کے مضامین نواب صاحب کی کتاب مواید العواید مین جو ترجمان وہابیہ دو برس پہلے شایع ہوئی ہے درج کئے ہین۔ چنانچہ اسکے صفحہ ۳۷ مین وہ مضمون جو

کیا ہے جو ترجمان کے صفحہ ۲۷ سے منقول ہوا۔ اسکے شروع مین یہ الفاظ لکھے ہین۔

"قسمیہ مسلمانان ہند کہ گورہا و پیران رائے پرستند و مردم را از اعمال نکو بیدہ منع مے نمایند بوہابیہ سخت غلط و دروغ محض است بچند وجہ اول آنکہ این قوم خود را باین نام نسے نے کنند چنانچہ خود اور برابر شیعہ سنی مے نامند و در مقابلہ مقلدہ متبع مے خوانند پس اگر در کیش ایشان رایحہ از مفہوم وہابیت مے بود لابد خود را موسوم میکردند باین نام و از ان استنکاف نے نمودند حالانکہ مردم را اگر یکے بلفظ وہابی یاد میکند بے شائبہ کذب چنان مینمایند کہ کسے دشنام دادہ چہ وقتیکہ ماخود را لبوئے امامے از ائمہ مذاہب منسوب میکنیم و تقلید حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی روا میدانیم پس تقلید محمد بن عبد الوہاب و اتباع او یعنے چہ" اسکے بعد چھ وجوہات اور بیان کیے جنکی تفصیل متعذر ہے۔

شاید ان عبارات و شہادات کی نسبت ہمارے بہائی گورنمنٹ کو یہ سمجھا ہین کہ انہین حجت و ہدایت سے انکار پایا جاتا ہے یہ اسوقت سے ہے جبکہ ۱۸۸۷ء مین جنرل ڈیلی وغیرہ کے ذریعہ سے نواب صاحب پر گورنمنٹ کا عتاب ہوا تہا۔ انکے جواب مین ہم ان کتابون کی شہادت پیش کرتے ہین جو اس عتاب سے کئی سال پہلے طبع و مشتہر ہو چکی تھی از انجملہ ایک ہی ہدایۃ السبیل ہے جسکو نواب صاحب کی لبغاوت پر دلیل ٹہرایا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۲۱ مین کہا ہے کہ "نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی بر ما لازم باشد و نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی متحتم" اور اسکے صفحہ ۱۱۴ مین لکہا ہے "و رسایل او معروف است اما در دیار ہند تالیف او نتوانست یافت الا ماشاء اللہ و درین رسایل مقبول و مردود ہر دو است و اشہر منکرات بر دے دو خصلت است یکے تکفیر اہل ارض بمجرد تلفیقات کہ دلیلے بر آن نیست دوم تجاری بر ملک و مال معصومہ بلا حجت و بلا قاعدت برہان و دیگر جزئیات کہ تابع این ہر دو خصلت باشند حقیر" اور اسمین بصفحہ ۱۱۶ محمد بن عبد الوہاب کے اہل اسلام کو کافر کہنے مین غلطی اور منشاء غلطی کو بیان کرکے صفحہ ۱۱۷ مین فرماتے ہین۔ و ازینجا معلوم شد کہ غالط را حکم جاہد بنا شد و برین

* اس عبارت فارسی کا ترجمہ صفحہ ۲۸ مین ہے۔

قول اطباق اہل علم از سلف و خلف و جملہ حدیث و آثار بودہ و مذہب ایشان قطع بقبح بدع و انکار محدثات و انکار بر اہل اوست و ما انکار نمے کنیم بر مکفری کہ تکفیر فاحش البدعہ میکند بلکہ او را بحال او میگزاریم و نولہ ما تولے و توقف میکنیم و روے و علم او و حکم خود را در حق وے سپرد خدائے سبحانہ مے نمائیم بچند وجہ یکے خوف عظیم کہ بران وعید شدید وارد شدہ۔

اسکے بعد چہہ وجہ اور بیان کی ہین جن سے محمد بن عبدالوہاب کا مذہب تکفیر باطل ہوتا ہے۔ اور بصفحہ (۱۱۹) مذہب اہلحدیث کا ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ اور اونکے اولاد سے رونق پکڑنا بیان کرکے صفحہ ۱۲۰ مین کہا ہے جمعے از علماء سوء دنیا طلب و پیرزادگان مگس طینت بدمشرب کہ در معاش ایشان ازین اصلاح عقاید عامہ فتور دست بہم داد و کسر شان و حط رتبہ خود دیدند بمدافعہ آن برخاستند و برائے تحریش عوام و اغوائے انام این جماعہ را منسوب بوہابیہ ساختند حالانکہ نیک مے شناسند کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب بیت علم حنابلہ بود و خاندان ایشان بیت علم حنفیہ است و ایشانرا با اوشان ہیچ علاقہ تلمذ یا ارادت یا ہموطنی یا صحبت یا معرفت گاہے نبود و پس الصاق این جماعہ ہند بجماعہ اہل نجد یعنے چہ"

اور از انجملہ اُنکی کتاب حطہ فی احوال الصحاح الستہ" ہے جسکو اُنہون نے اعتراض ۱۸۸۱ء سے پندرہ برس پہلے ۱۸۶۶ء مین چھپوا کر شایع کیا ہے اسمین بھی اُنہون نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حق مین وہی کہا ہے جو ہدایۃ السایل کے صفحہ ۱۱۴ سے منقول ہوا ہے۔

آپ اس کتاب کے صفحہ ۷۳ مین لکھتے ہین کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے رسایل مشہور ہین۔ انمین ایسے رسایل بھی ہین جو قبول کرنیکے لایق ہین۔ ایسے بھی ہین جو لایق رد ہین۔ اسکی ان خصلتون سے۔ جو بری سمجھی جاتی ہین بڑی مشہور دو خصلتین ہین۔ ایک

و رسائلہ معروفۃ وفیہا المقبول والمردود واشہر ما ینکر علیہ خصلتان کبیرتان الاولے	

تکفیر اهل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیها والثانیه التجاری علی سفك الدم المعصوم بلا حجة واقامة برهان وتتبع هذه جزئیات وهی حقیرة تغتفر مع صلاح الاصل وصحته والله اعلم وقد بنی الشیخ محمد المذکور طریقه علی اتباع ابن تیمیه وابن القیم فی زعمه واخذ من اقوالهما اطرافاً بحسب ما وقع من الاطلاع والاشراف وقد اصاب فی بعض ما نقله واخطاء فی البعض وساء فهماً (حطه صفحه ۳)

تمام زمین والون کو صرف بناوٹی یا ملونی کی باتون سے جنپر کوئی دلیل نہو کافر کہنا۔ دوسری بلا دلیل خونریزی پر جرات کرنا انکے فروعات اور بھی ہین۔ جو معافی کے لایق ہین محمد بن عبدالوہاب نے اپنے زعم مین اپنے طریق کی بنا شیخ ابن تیمیہ و شیخ ابن القیم کی پیروی پر قایم ہے۔ اور جہانتک اسکو اطلاع ہوی انکے اقوال لے لئے ہین۔ اس نقل اقوال شیخین مین کہین تو وہ درستی پر رہا ہے اور کہین چوک گیا ہے۔ اور بعض جگہہ اس سے سوء فہمی ہوئی ہے۔

ان عبارات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا محمد بن عبدالوہاب نجدی سے تخالف ثابت کیا ہے۔ نہ اظہار توافق۔ وبناءً علیہ اس تشبیہ سے جو مہدی سودان کو عبدالوہاب سے دی گئی ہے مہدی سودان کی مذمت اور اُسکے معاونت سے ممانعت کا نتیجہ نکلتا ہے نہ اسکی تعریف اور اسکی اعانت کی ترغیب کا نتیجہ۔ اور اس کتاب ترجمان کی نسبت جو کچھ ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو سمجہایا ہے وہ محض دہوکہ و مغالطہ۔

چوتھی کتاب جسکے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا سخت الزام قایم کیا گیا ہے ایک کتاب اقتراب الساعۃ ہے جو نواب صاحب کے بیٹے نور الحسن کے نام سے آگرہ مین چھپی ہے اس کتاب کی نسبت ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجہایا ہے کہ یہ کتاب درحقیقت نواب صاحب کی تصنیف ہے۔ اسکو اپنے بیٹے کے نام سے اور آگرہ کے مطبع مین اسلئے اُنہون نے چھپوایا ہے کہ اس جرم کی بغاوت سے جسکی اس کتاب مین ترغیب دی گئی ہے

وہ خود بری رہین - اور ملک مین بغاوت پھیل جائے -

جو کچھ ہمارے بہائیون نے ترجمان وہابیہ کی نسبت گورنمنٹ کو سمجہایا ہے وہی ٹھیک ٹھیک اس کتاب کی نسبت سمجہایا ہے کہ اس کتاب کا ایسے وقت مین کہ گورنمنٹ کو سودان مین مشکلات درپیش تہین - ایسے شخص کیطرف سے جو ایک نمکحلال رئیسہ کا شوہر ہے شایع ہونا ایک ایسا فعل ہے جو گورنمنٹ انگریزی سے دوستی کے مخالف ہے - اور علاوہ بران بہت سے مضامین کا (جنمین کہلم کہلی ترغیب بغاوت پائی جاتی ہے -) اس کتاب مین پایا جانا ان حضرات نے بیان کیا ہے - اور اس پر اس کتاب کے نمبر صفحہ و سطر کا حوالہ دیا ہے -

ہم ان مضامین کو انہی حضرات کی ترتیب و بیان کے مطابق ایک نقشہ کے ضمن نقل کرتے ہین - پہر اسی ترتیب سے اُن مضامین کے مغالطات بیان کرکے انکا ڈیفنس (جواب) پیش کرینگے -

وہ نقشہ یہ ہے

نمبر مضمون	نمبر صفحہ	سطر	مضمون بغاوت انگریز
۱	۶	۱۱	مہدی موعود کے ظہور کا زمانہ قریب آیا ہے -
۲	″	۱۹-۲۰	نصاری کی حکومت قیامت کی علامت ہے -
۳	۳۷	۹	ہر کسی نیک نہاد آدمی کو مہدی کہہ سکتے ہین -
۴	۴۱	۲۰	اہل اسلام مین فی الحال ضعف اس وجہ سے آگیا ہے کہ انہون نے جہاد ترک کردیا ہے -
۵	۵۷	۱	ہر ملک کے لوگونپر اس ملک والے کی - (خواہ غیر قریشی ہو یا کوئی متغلب) اطاعت واجب ہے -
۶	″	۸	ہم غریبونکے سر پر ایسا وقت آگیا ہے کہ اسمین ایسے امیر یعنے حاکم ہین جو سنت پر عمل نہین کرتے اور پیغمبر کی راہ پر نہین چلتے - انکے دل شیطانکے دل ہین بدن انسانکے بدن

نمبر مضمون	نمبر صفحہ	سطر	مضمون بغاوت انگریز
۷	۵۸	۱۱ و ۱۲ و ۱۳	جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے
۸	۵۷	۹	شہید وہ ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔
۹	۶۴	۱۳	حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند و نائب السلطنت اور انگریزون کو گردن مین طوق بندگی ڈالکر کشان کشان مہدی کے روبرو لاوینگے۔
۱۰ سے ۱۵	۱۱۶ سے ۱۲۰ تک	۷ سے ۱۳ تک	مہدی سودان کا حال۔ مہدی[۱۱] کے مجدد ہونے کی تجویز۔ مہدی[۱۲] کے ہاتھ سے تمام کافرون کے مارا جانے کا یقین۔ انگریزی[۱۳] اخبارون مین مہدی کی شکستونکے حال کا دروغ ہونا۔ مہدی[۱۴] کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہنا (جس سے ہندوستانکے وہابیون کے دلون مین جوش پیدا ہو) ہر صدی[۱۵] مین ایسے مجدد پیدا ہونے کی تجویز۔ جو بذریعہ جہاد دین کی اشاعت کرے۔ اور اسکے لواحق عارضی سے اسکو پاک کرے جس سے یہ مدعا ہے کہ مسلمانون کو جہاد کے لئے تیاری ہو۔ اور وہ مہدی سودانی کو مجدد تسلیم کرلین (گو اسکو مہدی صادق نہ مانین)
۱۶	۱۲۰ و ۱۳۰ و ۱۴۱ و ۲۲۰ و ۲۲۱	۱۵ و ۱۷ و ۲۱ و ۱ و ۱۷ و ۴	مہدی کے ظہور کے لئے دلی تمنا اور دعا۔ عیسے علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا۔ اس صدی کے سرے پر مہدی کے ظہور کی امید۔ چودہوین صدی کے چوتھے برس تک مہدی کے ظاہر ہونے کی امید۔
۱۷	*	۰	زمانہ حال کو بدی اور معصیت کا زمانہ کہنا۔
۱۸	*	۰	اس امر کے اظہار مین کوشش کرنا کہ مہدی موعود کے آثار جیسے کہ

* مضمون نمبر ۱۷ و ۱۸ کا ہمارے بہائیون نے نمبر صفحہ و سطر نہین بتایا۔ مضمون نمبر ۱۷ تو صفحہ ۴۳ و ۵۲ و ۵۴ مین کچھ نہ کچھ پایا جاتا ہے۔ مضمون نمبر ۱۸ کا اس کتاب مین کہین نام و نشان نہین ہے۔

حدیث مین لکہی ہین وہ ٹھیک نہین - اور وہ حدیث جسمین وہ آثار لکہے ہین معتبر نہین - اسمین نواب صاحب کا مطلب یہ ہے - کہ کسی نشان ممیز کا مہدی سودان مین نہ پایا جانا - حدیث کی غلطی پر محمول ہے - نہ اسکے نقص پر اور اسلئے ممکن ہے کہ مہدی سودان ایک پیغمبر صادق ہو گو شہادت حدیث اسکے مخالف ہو اگرچہ نوابصاحب نے بنظر چھاپنے منشاء حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سودانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے تاہم اسکے کاذب قرار دینے کے لئے بجز اسکے اور کوئی دلیل پیش نہین کی کہ امام موعود کا نسل سید سے ہونا لازم ہے - جس سے اُنکا یہ مطلب ہے کہ اگر مہدی سودانی سید ثابت ہو جاوے (اور مسلمانان ہندوستان کو ایسا سمجہا دینا آسان ہے) تو وہ اسکو مہدی موعود تسلیم کر لیوین"

اس کتاب کی نسبت بہی جو کچھ ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو کہا ہے اسکے اکثر حصہ مین تو محض دروغ و مغالطہ سے کام لیا ہے اور جس قدر سچ کہا ہے اس سے بہی نتیجہ غلط نکالا ہے اس کتاب کے کسی مضمون سے (اسکا نشان دیا گیا ہے خواہ نہین دیا گیا) یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ نواب صاحب نے مسلمانان ہند وغیرہ کو برٹش گورنمنٹ کے مخالف مہدی سودان کو مدد دینے کی رغبت دلائی ہے اور اسی غرض سے یہ کتاب تصنیف کی یا کرائی ہے بلکہ اسکے برخلاف صریح اور صاف طور پر اسمین درج ہے - کہ "اس زمانہ مین شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے اور مہدی سودان کا مہدی موعود ہونا ہرگز ممکن نہین ہے - اور جو لوگ اسکو مہدی جانتے ہین وہ دین سے بے خبر و بے دین ہین" - اور اس کتاب کی تالیف سے غرض ہی یہی ہے کہ لوگ اسکو مہدی نہ سمجہین اور نہ اسکے جہاد کو جہاد شرعی خیال کرین -

پہلے ہم اس کتاب کے اُن الفاظ و فقرات کو نقل کرتے ہین جنسے یہ مطالب اور مولف کی یہ غرض کہلے طور پر ثابت ہے - پہر ان مضامین کا جنسے نتیجہ مخالف نکالا جاتا ہے - دروغ و مغالطہ آمیز ہونا ثابت کر کے اسکا ڈیفنس پیش کرینگے -

شروع کتاب مین دوسرے صفحہ چوتھی سطر مین خطبہ کے بعد مرقوم ہے - اور "آج کل

دنیا مین فتنونکا بہت زور شور ہے دنیا کی فتنے تو ایکطرف دین مین بھی بے گنتی فتنے دن بدن بڑہتے جاتے ہین۔ چند روز سے یہ غلغلہ ہے کہ قوم سودان علاقہ مصر مین کسی نے دعوے مہدویت کا کیا ہے پہلے مصر سے لڑائی رہی اب برٹش کی سلطنت امادۂ رفع فساد مذکور ہے۔ جوائب وغیرہ مین کبھی مہدی کاذب لکہا آتا ہے کبھی متمہدی عوام جنکو نہ علم ہے نہ عقل ایسے حالات سنکر طرح طرح کے خیال کرتے ہین۔ ہر مدعی کی بانگ بے ہنگام پر فساد کرنے کو طیار ہو جاتے ہین انکو ابتک یہ خبر نہین ملی کہ اس تیرہ سو برس مین کتنے اچھے برے مہدی آچکے ہین جنکو انہین کیطرح بعض اقوام نے مہدی سمجہا لکن اہل علم نے خواہ وہ اچھے تھے یا برے اونکی مہدویت قبول نہ کی۔ اس قسم کے مدعی قریب بیس شخص کے اس امت مین گذر چکے ہین جنکا ذکر نام بنام حج الکرامتہ وغیرہ مین لکہا ہے سرزمین ہند بلدۂ جونپور مین بھی ایک شخص سید محمد نام نے یہی دعوے کیا تھا مگر نہ چلا کچھ عوام اونکے معتقد ہو گئے تھے۔ جنکا گروہ ابتک حیدرآباد دکن مین موجود ہے۔ مدعیان مہدویت مین جو صلحا تھے اونسے یہ دعوے حالت سکر مین ہوا بعد افاقۂ تائب ہو گئے۔ جو صلحاء نہ تھے انہون نے یہ دعوے ملک گیری کے لئے کیا انمین بعض کا داؤ کسی قطر مین چل بھی گیا۔ جیسے قرامطہ مین ایک شخص مہدی نام کا پیدا ہوا تہا۔ وہ اصل مین یہودی قوم کا تھا اوسنے سیادت کا دعوے کیا۔ ایک خلق کو رافضے کر ڈالا اوسکی قوم نے ملک مصر مین کئی سو برس تک نسلاً بعد نسل حکومت کی دنیا مین اسطرح کے فتنے ہمیشہ ہوتے رہتے ہین مہدویت درکنار بعض نے دعوے نبوت کا بھی کیا تھا بعض نے الوہیت کا یہ سب درحقیقت دجاجلہ تھے مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اس ملت اسلام مین قریب تیس ۳۰ نفر کے دجال کذاب ہونگے۔ اس عدد مین سے جتنے اس قسم کے مدعی ہو چکے اونکا نام و نشان کتب فتن وغیرہ مین لکہا ہوا ہے جو ہوتے جاتے ہین اونکا پتہ بھی اہل علم وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے ہین ابن عبد ربہ نے جزء ثالث عقد الفرید مین لکہا ہے ایک آدمی نے ایام مہدی مین دعوے نبوت کا کیا دوسرے نے بصرہ مین تیسرے نے زمانہ مامون مین اسنے کہا مین ابراہیم خلیل ہون (خلیفہ) چوتھے نے پہر ایام مہدی مین پانچوین نے زمانہ خالد بن عبد اللہ

قسری مین اُسنے قرآن کا معارضہ بھی کیا سورہ کوثر کے مقابلے مین یہ عبارت بنائی انا اعطیناک الجماھر فصل لربک وجاھر ولا تطع کل ساحر وکافر۔ جب اسکو سولی دی خلف بن خلیفہ شاعر نے کہا انا اعطیناک العمود فصل لربک علی عود وانا ضامن ان لا تعود چھٹے نے مجلس عبد اللہ بن حازم مین یہی دعوے ظاہر کیا ایک مدعی نبوت کو شمامہ بن اشرس نے حبس مین دیکہا یہہ ساتوان متنبی ہے۔ ایام رشید مین بمقام رقہ ایک شخص نے دعوے نبوت کا کیا یہ آٹھوان نبی کاذب تھا۔ نوین نے ایام مامون مین کہا مین نبی ہون دسوان کوفے مین ظاہر ہوا۔ ایک شیخ خراسانی بھی کوفے مین مدعی نبوت ہوئے تھے یہ گیارھوان مدعی ہے بارھوان وہ آدمی ہے جسنے زمانہ مامون مین یہی دعوے ظاہر کیا۔ تیرھوان وہ شخص ہے جسنے کہا مین نوح صاحب فلک ہون ایک طوفان اور آنیوالا ہے زمانہ مامون مین آذربیجان سے ایک آدمی کو پکڑ لائے اُسنے کہا مین نبی ہون انتھے۔ یہ چودہ نبی ہوئے اُنسے پہلے اسود عنسی مسیلمہ کذاب سجاح متنبیہ نے بھی یہی دعوے کیا تھا یہہ سب ملکر سترہ نبی ہوتے ہین۔ ان سبکی حکایات عقد فرید و اشاعہ وغیرہ ہمامین مندرج ہین"

اور اسکے صفحہ ۵ مین ہے "فتنہ خواہ دنیا مین ہو یا دین مین ہرگز کوئی مسلمان کامل اسمین شریک نہین ہوتا فساد کے وقت مین اپنے اپنے تیر کمان تیغ سنان کو توڑ ڈالنے کا حکم ہے نہ خود کسیکو مارے نہ کسیکے مارنے مین شریک ہو نہ آپ کوئی فتنہ اُٹھاوے نہ کسیکو فتنے کی صلاح دے بلکہ اگر کوئی اُسکو زبردستی سے مارے قتل کرلے تو مار کہالے قتل پر صبر کرے ظالم بننے سے مظلوم بننا ہر طرح اچھا ہے۔ دنیا خواب و سراب ہے یہانکے بسنے والے مسافر ہین آنکھ بند ہوگئی تو پہر کچھ نہ تھا۔ آخرت باقی ہے۔ دہانکی درستی چاہئے۔ نام کے مسلمان تو دنیا مین بے گنتی ہین کام کے مسلمان کیمیا عنقا ہوگئے ہین۔ انمین کوئی جھوٹا چھنڈا جہاد کا کہڑا کرتا ہے۔ کوئی اصلاح اسلام کا نام لیتا ہے کوئی مدعی مہدویت ہے کوئی دعویدار امامت جو اصل اسلام ہے اوس سے اونکو کچھ سروکار نہین فتنہ انگیزی کو اسلام سمجہا ہے فساد کو اصلاح خیال کیا ہے" اور اسکے صفحہ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

مین ہے۔ آج اگر انکو علم حدیث و کتاب کا شغل ہوتا تو یہہ بات جان لیتے کہ یہ وقت نصاریٰ کے غلبہ کا ہے۔ نہ نصاریٰ کے مغلوب ہونے کا۔ پھر عیسےٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے مہدی کے نکلنے سے اول کس برتے پر یہہ تدبیر فاسدہ ہوتے ہین۔ ہمارے نزدیک اس مبتدا کی خیر ہی تباہی مین دنیا ہے نہ درستی عیسےٰ چھوٹی موٹی نشانیان قیامت کی جو ہونے والی تہین وہ سب ہوگئین بڑی نشانیون مین سے ایک تو یہی حکومت نصاریٰ ہے۔ جسکو سب چھوٹے بڑے دور نزدیک کے لوگ برابر ہر دن ہر جگہ خشکی تری مین اپنی آنکھہ سے دیکھتے کان سے سنتے ہین۔ دوسری نشانی ظاہر ہونا مہدی موعود کا ہے تیسری نشانی اونزنا عیسےٰ علیہ السلام کا ہے آسمان سے زمین پر سو پہلی نشانی تو اب موجود ہوگئے۔ یہ نشانی یہ کہتی ہے کہ اسکے قریب ہے۔ دوسری تیسری نشانی بھی ظاہر ہونیوالی ہے۔ ہم کو کیا جلدی ہے کہ آج سلطنت عیسوی دنیا سے اُٹھ جاوے سو اسلمانون کے کوئی دوسرا نہ ہے جسنے ہمارے سر پر نصاریٰ کو مسلط کیا ہے ہم کو انکا محکوم بنا دیا ہے۔ وہ خود ہی جب دوسرا رنگ بدلنا چاہے گا بدل دیگا۔ زمین آسمان کے قلابے کچھہ ہمارے ہاتھہ مین نہین جو ہم اپنی تدبیر پر اتراوین بیٹھے بھلائے طرح طرح کے فتنے اُٹھاوین"

اور اسکے صفحہ ۷ مین ہے۔ اس تیرہ سو برس مین کوئی فتنہ نہین ہوا جسکی خبر حدیث مین اول سے موجود نہو جو لوگ اس علم سے ناواقف ہین وہی فتوے جہاد کا حقین ہر فتنے کے دیتے ہین۔ ورنہ دنیا مین مدت سے صورت جہاد کی پائی نہین جاتی۔ ہم یہ نہین کہتے کہ حکم جہاد کا اسلام مین نہین ہے یا تھا۔ مگر اب منسوخ ہوگیا۔ یہ کہتے ہین کہ اس زمانہ کی لڑائی بھڑائی خواہ مسلمانون کا زمین ہو خواہ ہم مسلمانونکے مشکل ہے کہ جہاد شرعی ٹہر سکے"

اور اسکے صفحہ ۹ مین ہے۔ بغاوت کا طریقہ زمانہ معاویہؓ سے نکلا۔ جب سے اب تک ملوک

نوٹ۔ اس عبارت مین یہ الفاظ مخالفین نواب صاحب کے محل اعتراض مین انکے اعتراض کا جواب مقام ڈیفنس مین دیجائے اور ثابت ہوگا کہ ان الفاظ سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت نہین ہوتی۔

اسلام مین باہم لڑائی رہا کی یہ فتنہ سبب تباہی خلق ویرانی ملک کا ہوا اسی لالچ مین کوئی مدعی مہدویت ہوا۔ کوی دعویدار خلافت بنا کسینے کسیکا ملک چھین لیا کوئی باغی ہو کر متغلب بن گیا تاریخ اسلام مین یہ سب وقایع لکھے دہرے ہین۔"

اسکے بعد علامات قیامت کے بیان مین اِن لوگون کا ذکر کیا ہے۔ جنھون نے نبوت کا دعوی جھوٹھ کیا۔ انہی مین مدعیان مہدویت کو شمار کیا ہے۔ پہر بصفحہ ۱۹ کہا ہے۔ "باقی رہے مطلق کذاب وہ بے گنتی ہین۔ منجملہ اُنکے ایک وہ لوگ ہین جو دعوے مہدویت کا کرتی ایسے دعویدار بھی بہت ہو چکے۔"

پہر بصفحہ ۳۷ کہا ہے۔ مصر کیطرف سودان مین جسکو مہدی کہتے ہین۔ وہ قطعاً مہدی موعود نہین ہے۔ اسلئے کہ ابتک شمایل مہدویت امارات موعودیت اوسمین پائی نہین گئی۔ یون تو لفظ مہدی کا ہر صالح* پر بول سکتے ہین۔ مگر گفتگو فاطمی منتظر مین ہے نہ ہر مسمے و ملقب بمہدی مین۔ حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین مین چارون خلیفونکو مہدی فرمایا ہے۔ اسیطرح عباسیہ و قرامطہ وغیرہ مین بھی اس نام کے لوگ گذرے ہین بعض اہل ضلال نے بھی دعوے مہدویت کا کیا تہا جسطرح بعض صلحا سے بھی یہ دعوے ظاہر ہو چکا ہے مہدی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہین سو جسمین یہ وصف حاصل ہے۔ اُسکو مہدی کہہ سکتے ہین۔ وہ مہدی جو موعود ہین وہ نرے مہدی نہونگے بلکہ ہادی بھی ہونگے۔ مہدی تو فقط انکا لقب ہوگا۔ نام محمد بن عبداللہ ہے مکے مین ظاہر ہونگے نہ کسی اور جگہہ۔ جو نشانیان اُنسے پہلے ہونے والی ہین اول وہ تو سب پوری پوری ظاہر ہو جاوین تب وہ ظاہر ہون جاہل لوگ افواہ و اوہام پر ہر چیز کی بنیاد کرتے ہین اُنکو نہ عقل ہے نہ یہ نقل کو سند پکڑتے ہین ہر جی ہے ہر نیا دین" پہر ان نشانیون اور فتنون کو جو مہدی موعود سے پہلے ہونگے اس کتاب مین صفحہ ۶۸ سے ۱۲۱ تک مفصل بیان کیا ہے جسکی تعداد ۲۱ تک پہنچتی ہے ازانجملہ نہر فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنا۔ اور سفیانی کا ملک عرب مین

* دیکہو نوٹ صفحہ ۴۵۔

کفر پہیلانا۔ لشکر حارث خراسانی کا نکلنا۔ مداین پر لڑائی ہونا۔ قسطنطنیہ کا فتح ہونا۔ جو دجال کے نکلنے کے قریب ہوگا۔ مدینہ پر چڑہائی ہونا۔ آسمان سے ایک ہاتہ نکلتا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور صفحہ ۵۶ مین کہا ہے۔ "اُسوقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے۔ نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے۔ سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین ہین اسلئے یہ سب سلاطین اسلام آپ کو نائب امام سمجہکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ کا قریشی ہونا شرط واجب ہے"۔

پہر صفحہ ۵۸ مین کہا ہے۔ "ہاتہ سے جہاد کرنا کام ایمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علماء کا ہے دل سے بیزار ہونا کام عوام اہل اسلام کا ہے۔ سو اب ایمہ تو رہے نہین۔ رہے عالم اُنمین جو اتباع قرآن اقتداء حدیث کے لئے زبان سے جہاد کرتے ہین۔ خواہ وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین۔ جو چپ رہے ہین وہ گونگے شیطان ہین۔"

پہر صفحہ ۵۹ مین کہا ہے یہان اس حدیث مین جسمین یہ ذکر ہے کہ سنت پر عمل کرنے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے) شہید سے وہی شہید مراد ہے۔ جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔ اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم (یعنے ناممکن)

پہر صفحہ ۱۱۸ مین کہا ہے۔ "رہی یہ بات کہ صاحب سوڈان وہی مہدی منتظر آخر زمان یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہ وہی مہدی ہین اگرچہ اُس جواب مین زبان عثمان سے دعوے ہادویت و مہدویت کا اُنکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین۔ اُنمین وہ کہان اسطرح کا دعوے بہت اخیار و اشرار نے بھی پہلے ان سے کیا ہے۔ مگر سچا نہ نکلا"۔

پہر صفحہ ۱۱۹ مین کہا ہے "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سوڈان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبداللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین"

اور بصفحہ ۱۲۱ کہا ہے۔ عوام کا یہ حال ہے کہ اتباع ہر ناعق مقتدی ہر ناہق ہو جاتے

ہین دنیا مین جس کسینے دعوے خدائی کا یا نبوت کا یا مہدویت کا یا مجتہدیت کا یا کشف کرامات کا کچھ بھی تھوڑے بہت لوگ اوسکیطرف ہو گئے۔ پھر انجام کچھ ہی کیون نہو ہر انواہ پر کان رکھنے لگے ہر گپ شپ کو سچ ماننے لگے۔"

ان عبارات سے بلا تاویل و تکلف ثابت ہوتا ہی کہ نواب صاحب نے اس کتاب مین بڑے یقین کے ساتھ سودانی کا مہدی معہود ہونا اور اسکی جہاد کا شرعی جہاد ہونا۔ اور جو لوگ اسکو مہدی معہود نہین اور اسکی جہاد کو شرعی جہاد نہین خیال کرتے انکو دین اسلام سے ناواقف اور جاہل اور بے دین اور بے عقل ہونا ثابت کیا ہے جس سے یقینی اور صاف طور پر یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ اس کتاب کی تصنیف سے غرض سودانی کی ہمدردی سے مسلمانون کو ہٹانا ہے نہ اسکی معاونت کی رغبت دلانا۔

اب ہم ان مضامین کا جنسے اسکے خلاف کا نتیجہ نکالا گیا ہے۔ دروغ و مغالطہ ہونا ثابت کرکے انکی ڈیفنس پیش کرتے ہین۔

مضمون نمبر ۱ کہ ہین صرف وہوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۶ سطر ۱۱ مین قیامت کو قریب کہا ہے نہ زمانہ ظہور مہدی کو اسکے الفاظ یہ ہین "سمجھو تو بوجھو کہ یہ سب شگون قرب قیامت کے ہین جو کوئی یہ چاہے کہ مہدی موعود کے آنے سے اول عیسے علیہ السلام کے اترنے سے پہلے یہ سب فساد دور ہو جاوے خروج لغاوت بد مہدی عہد شکنی فتنہ انگریزی سے حکومت ہمارے ہاتھ مین" دولت و سلطنت ہمارے گھر مین آجاوے تو وہ قیس و فرہاد سے کچھ کم نہین۔"

اور قیامت کو انگریزون کے ہندوستان مین آنے سے پہلے شروع زمانہ نبوت سے قریب کہا جاتا ہے۔ پھر اس سے انگریزون کے ساتھ لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہے زمانہ ظہور مہدی کو قریب کہنا بھی ترغیب لغاوت نہین ہو سکتا جب تک کہ ساتھ اسکے یہ دو باتین بھی کہی جاوین۔ اول مہدی کا ظہور ہی سلطنت کے زمانہ مین ہوگا۔ دوم مسلمانونکو اس سلطنت کے مخالف معاونت مہدی کے لئے۔ آمادہ رہنا چاہیے۔ اور ان دونون باتون

کا اس کتاب مین کہین نشان نہین ہے - لہذا زمانہ ظہور مہدی کو قریب کہنے سے بھی ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے - اور اگر صرف تجویز و اعتقاد مہدی موعود بغاوت ہے تو اس سے مولف کتاب اقتراب کی کوئی خصوصیت نہین ہے - عام اہل اسلام ماتحت برٹش گورنمنٹ رئیس ہون خواہ رعایا جنمین حضرات نکتہ چین بھی داخل ہین (بجز بعض اہلحدیث زمانہ قدیم و زمانہ حال)

* زمانہ قدیم مین قاضی **ابن خلدون** حضرمی اعتقاد آمد مہدی سے منکر گذر چکے ہین اور اس زمانہ مین ایسے کئی اہلحدیث موجود ہین - ان لوگونکا انکار عقلی وجوہات سے اور ان خوارق و عجائبات کو جو مہدی کے علامات و مقدمات تسلیم کئے جاتے ہین) ناممکن سمجھنے کی وجہ سے نہین ہے جیسا کہ **نیچر** کو مذہب **ماننے** والونکا انکار عقلی وجوہات و اعتقاد عدم امکان خوارق و عجائبات پر مبنی ہے - بلکہ انکا انکار صرف نقلی اصول پر اور ان احادیث کو جو مہدی کے باب مین وارد ہین صحیح نہ ماننے - اور بعد فرض و تسلیم صحت انکی قطعیت کو (جو اعتقادیات مین بحکم نصوص قرآنیہ شرط ہے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۵) جلد (۸) مین بصفحہ (۱۳۲ وغیرہ) ثابت ہو چکا ہے) نہ ماننے کے سبب سے ہے - **اعلے طبقہ** کتب حدیث (صحیح بخاری و صحیح مسلم) **مہدی** موعود کے **ذکر** سے ساکت ہے) چنانچہ پہلے بہی (جبکہ نوابصاحب یا کسی اور مسلمان پر مسئلہ مہدی کے سبب کوئی اعتراض نہوا تھا -) اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۷ مین بصفحہ ۳۸۸ ہم اس امر کو چتا چکے ہین -

دوسرے طبقہ کی کتابون مین جو اس مضمون کی **حدیثین** پائی جاتی ہین وہ غوائل جرح سے خالی نہین - قاضی ابن خلدون حضرمی نے اپنی کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر مین ان احادیث کو ایک ایک کرکے رد کر دیا ہے - ہمارے **نوابصاحب** نے جرح و کلام ابن خلدون کا اپنی کتب جمع الکرامہ و اذاعہ وغیرہ مین جواب دیا ہے پر وہ جواب جرح ابن خلدون کو اٹہا نہین سکتا بلکہ اور پختہ کرتا ہے - ہم اسباب مین عنقریب ایک مستقل مضمون لکہینگے - اور اسمین ان احادیث پر تفصیلی بحث کرینگے - انشاء اللہ تعالے - اس نوٹ مین صرف اس امر کا جتانا مدنظر تہا - کہ بعض اہلحدیث زمانہ سابق و حال مہدی سے منکر بہی ہین - عام مسلمانون یا نوابصاحب کے معتقد ہونے سے سبھی مسلمانون یا کل اہلحدیث کو معتقد نہ سمجھنا چاہئے -

قیامت سے پہلے مہدی کے آنیکے معتقد ہین - پھر چاہئے تھا کہ سبھی اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ کو جنکا آجکل اعتقاد ہے) باغی تصور کرکے انکو پھانسی دینے یا در یا شور سے پار بھجوانے کا مشورہ دیا جاتا اور کم سے کم اتنا تو کہا جاتا کہ اسلامی ریاستون (حیدرآباد - رامپور - ٹونک - بہاولپور وغیرہ وغیرہ کے رئیسون اور نوابون سے وہی سلوک کیا جائے - جو نواب صاحب بہوپال سے کیا گیا ہے کیونکہ ایسین کم سے کم ایک بھی ایسا نہین ہے - جو امام مہدی کے آنے کا معتقد و منتظر نہو -

اس امر کو ہمارے معترض بھائی خود یقینا جانتے ہین - اور جو لوگ اس عقیدہ اہل اسلام سے واقف نہون وہ جس سے چاہین اس امر کو دریافت کر سکتے ہین - ان سبکو ملکی تعداد لاکھون سے بڑھکر ہے اس اعتقاد کے ساتھ خیر خواہ سلطنت تصور کرنا - اور نواب صاحب کو اسی اعتقاد کے سبب باغی و بدخواہ قرار دینا انصاف کے روسے کب جائز ہے -

مضمون نمبر (۲) مین مضمون نمبر (۱) سے بڑھکر وہ کہ وہی سے کام لیا گیا ہے بے شک اقتراب کے صفحہ ۶ سطر ۱۹ - ۲۰ مین نصارے کی حکومت کو قیامت کی علامت کہا ہے مگر اس سے حکومت نصارے کی مذمت یا اُن سے لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا وہ کہ دینا ہے - یہ نتیجہ اسوقت صحیح ہوتا جبکہ اس کتاب یا اور کتب اسلام مین علامات قیامت انہی چیزون کو تسلیم کیا جاتا - جنکو بُرا سمجھا جاتا ہے اور جس حالتمین اس کتاب مین اچھی چیزون کو بھی علامات قیامت تسلیم کیا گیا ہے - اور انہی اچھی چیزون مین بزعم مولف اور اکثر اہل اسلام عیسے علیہ السلام اور امام مہدی موعود کا آنا ہے - اور بیت المقدس کا فتح ہونا اور خروجات سونیکا پہاڑ نکلنا وغیرہ وغیرہ (جنکو اس کتاب کے صفحہ ۱۹ - ۲۰ و صفحہ ۶۷ و ۶۸ وغیرہ مین - ذکر کیا ہے) تو پھر اس سے حکومت نصاریٰ کی مذمت یا اُنسے ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے -

اس مقام مین ہم کو سکھون کے عہد کا ایک قصہ یاد آیا ہے جسمین اسی قسم کا وہم کو مغالطہ دیا گیا تھا - سکھون مین ایک سیس کا نام کرم سنگھ تھا - اسکے اکثر ملازم و اہلکار

نا اہل تھے۔ بدقسمتی سے ایک فارسی خوان بھی اُنمین آپھنسا۔ اور اپنی لیاقت کے سبب اُسنے قرب حاصل کیا تو اوسکے حریفون نے اس رئیس کو یہہ دہوکہ دیکر اسکو موقوف کرادیا کہ "مہاراج اس منشی نے آپ کا نام کرم سنگہ چھوٹے کاف سے لکہدیا ہے"۔ افسوس ہمارے بہائیون نے سلطنت انگریزی کو بھی سکہا شاہی حکومت قرار دیکر ایسا ہی کہا ہے کہ حضور آپکی حکومت کو "نوابصاحب نے قیامت کی علامت کہا ہے"۔ اور یہ نہ سمجہا کہ اگر کسینے گورنمنٹ کو یہ سمجہا دیا کہ قیامت کی علامتین سبھی بُری نہین ہین تو ہماری صداقت کا کیسا اندازہ ہوگا۔

مضمون نمبر (۳) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ جسکی نظیر اس منکر نماز کا قصہ ہے جسنے بدست آویز آیت "لاتقربوا الصلوٰۃ" قرآن سے ممانعت نماز کا حکم نکالا۔ اور لفظ "انتم سکریٰ" کو جو اُسکے بعد واقع ہے پس پشت ڈال دیا تھا۔

بے شک اس کتاب کے صفحہ ۳۷ مین یہ فقرہ درج ہے کہ "یون تو لفظ مہدی ہر صالح پر بول سکتے ہین" مگر اسی صفحہ مین اس فقرہ سے پہلے اور پیچھے ایسے فقرات بھی درج ہین جنمین صریح اور صاف طور پر اسکے مہدی نہونے کا یقین ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ پوری عبارت صفحہ ۳۷۔ اقتراب اس رسالہ کے صفحہ (۴۶) مین منقول ہوئی ہے علاوہ برآن اور مقامات اقتراب مین جنکی عبارات اس رسالہ کے صفحہ ۴۲ لغایت ۴۸ مین منقول ہین بھی یہ یقین ظاہر کیا گیا ہے۔

ہمارے بہائیون نے ان سب عبارات و فقرات کو "انتم سکاریٰ" کی نظیر سمجہکر خورد بُرد کرلیا۔ اور اس ایک فقرہ سے سودانی کا مہدی ہونا گورنمنٹ کو ثابت کر دکہایا ہے۔ اور اُسکو اچھی طرح کرم سنگہ بنایا۔

مضمون نمبر (۴) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اقتراب کے صفحہ ۴۱ وغیرہ مین ترک جہاد کو بُرا کہا گیا ہے مگر جب اس کتاب کے صفحہ ۵۶ و ۵۸ و ۵۹ مین یہ فقرات بھی دیکہے جاتے ہین۔ کہ "ہاتہہ سے جہاد کرنا ایمہ کا کام ہے۔ اور اب ایمہ

نہین رہے اور نہ اسوقت کوئی جماعت مسلمین ہے اور نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے اور اس زمانہ مین لڑکر شہید ہونے کا موقعہ نہین رہا" تو اس سے صاف یقین ہوتا ہے کہ اس مذمت ترک جہاد سے آیندہ جہاد کرنیکی ترغیب دینا مقصود نہین صرف پچھلی حالت کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اور بیشبہ اس کہنے کی نظیر ہے کہ جب تک مسلمان تلوار کے ذریعہ سے ملکی ترقی کرتے رہے تب تک قوی رہے۔ جب اُنہون نے تلوار چھوڑدی ضعیف ہو گئے۔ جو بہت سے مورخین اہل اسلام و عیسائی وغیرہ اہل مذہب کے کلام مین پایا جاتا ہے۔ جسکو کوئی ترغیب لغو وت نہین سمجھتا۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ لفظ جہاد کو مذہبی لڑائی سے جو ناگوار مذہبی کے سبب سے ہو کچھ خصوصیت نہین ہے۔ ملکی لڑائی کو جو قومی ترقی کے لئے ہو نیز جہاد کہا جاتا ہے۔ اسکی تفصیل و دلیل جرنل انجمن پنجاب مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۲ء و یکم جنوری ۱۸۸۳ء مین موجود ہے۔ جو چاہے ملاحظہ کرے۔

مضمون نمبر ۵ مین بھی اسی قسم کا دھوکہ دیا گیا ہے۔ **بے شک اقتراب کے** صفحہ ۵ سطر ۱ مین متغلب یا غیر قرشی کی اطاعت کو واجب کہا گیا ہے۔ جسکا مطلب شاید گورنمنٹ کو یہ بتایا گیا ہے کہ مہدی سودان امام برحق نہو تو بھی اسکے متغلب ہونیکے سبب اسکی اطاعت مسلمانوں پر ہندوستان کے ہون خواہ عرب کے واجب ہے۔ مگر اس سے چار سطر پہلے صفحہ ۵۶ کے اخیر مین صاف کہا ہے کہ "کسی ملک کے متغلب یا سلطان کی (جو قرشی نہو) دوسرے ملک والون پر اطاعت واجب نہین ہے"۔

اور اس کتاب کے صفحہ ۱۱۹ مین مہدی سودان کے سید ہونے مین تردد ظاہر کیا ہے جسکو ہمارے بھائیون نے بھی مضمون نمبر ۱ مین تسلیم کیا ہے۔ اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ مولف اقتراب ہندوستان کے مسلمانون پر مہدی کی اطاعت واجب نہین کہتا۔

اصل عبارت صفحہ ۵۶) یہ ہے "اسوقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام

نہین ہین اسی لئے یہ سب سلاطین اسلام آپکو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ قریشی ہونا شرط واجب ہے۔ علاوہ اسکے جو ایک قطر کا والی یا امام یا سلطان ہے اور دوسری جگہہ اوسکا امر و نہی جاری نہین تو اوس دوسرے قطر والونپر اوسکی اطاعت بھی واجب نہین ہے۔ ہر جگہہ کی رعیت کو اپنے ہی قطر والے کی اطاعت واجب ہے۔ جب ایک والی سے کل ممالک اسلام کا بندوبست نہو سکے تو دنیا طوائف الملوک ہو جاوے۔ تو اسوقت شرع شریف مین اطاعت ہر والی کی خاص اوسکے ملک مین سب رعایا پر واجب ٹہرتی ہے۔ اگرچہ وہ غیر قریشی یا متغلب ہو"۔

مضمون نمبر (۶ و ۱۷) مین بہی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ **بے شک** اقتراب کے صفحہ ۵۷ وغیرہ مین یہ مضامین مرقوم ہین۔ **ولیکن** ان مضامین مین **گورنمنٹ** اور کسی پولیٹکل **انقلاب** کی بُرائی کا بیان مراد نہین۔ بلکہ انمین امراء اہل اسلام اور مذہبی انقلاب پر افسوس مدنظر ہے۔

اسپر روشن دلایل اس کتاب کے صفحہ ۱۲ و ۴۳ و ۵۴ کی عبارات ہین جنمین خاصکر اہل اسلام کے مذہبی انقلاب پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ اسکے صفحہ ۱۲ مین ہے۔ "جس دن سے اس امت مین یہ فتنے واقع ہوئے۔ پہر یہ ملت یہ امت نہ سنبھلی اسکی غربت اسلام کی کمیابی روز افزون ہوتی گئی۔ یہانتک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہگیا ہے۔ مسجدین ظاہر مین تو آباد ہین لکن ہدایت سے بالکل ویران ہین۔ علماء اس امت کے بدتر اونکے ہین۔ جو نیچے آسمان کے ہین اُنہی سے فتنے نکلتے ہین۔ اُنہین کے اندر پہر کر جاتے ہین"۔

اور اسکے **صفحہ ۴۳** مین ہے "۴۶ (علامت قیامت) کتاب اللہ پر چلنا عار ہو اسلام غریب ہو آپسمین کینہ ہو علم اُٹہہ جاوے زمانہ بوڑہا ہو جاوے۔ عمر بشر کی گہٹ جاوے اولاد نہو پہل کم ہو امین متہم ہون متہم امین ہون جہوٹا سچا ہو سچا جہوٹا ہو قتل بہت ہو محل بتائے

جائین بہت غرفی تیار ہون اولاد والی عورتین غم مین گرفتار رہین یعنے بسبب نافرمانی اولاد کے بانجہہ عورتین خوش رہین بغاوت حمیت بخل بہت ہو لوگ زیادہ مرین۔ جہوٹ بہت ہو سچ کم ہو کام کاج لوگونکے طرح طرح پر ہون خواہش نفس کے تابع ہون گمان پر حکم جاری کرین پانی بہت برسے پہل کم آوے علم گہٹ جاوے جہل بڑہ جاوے اولاد سبب غیظ ہو سردی مین گرمی ہو۔ فحش کہلم کہلا ہو زمین سمٹ جاوے خطیب جہوٹا خطبہ پڑہین۔ حق بدون کو دلواوین جو کوئی انکی تصدیق کرے گا۔ انسے راضی ہوگا اسکو جنت کی بو بھی نہ ملیگی"

اور اسکے صفحہ ۵۲ مین ہے ۸۵ (علامت قیامت) حذیفہ ابن الیمان سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا قرب قیامت کی بہتر خصلتین ہین۔ جب تم دیکہو کہ لوگون نے نماز کو مارا امانت کو ضایع کیا۔ سود کہایا۔ جہوٹ کو حلال بنایا۔ خونریزی کو ہلکا سمجہا اونچے گہر بنائے دین کو دنیا سے بیچا رحم قطع کیا۔ حکم ضعیف ہوا کذب صدق ٹہرا۔ حریر لباس ہوا ظلم غالب آیا طلاق کثرت سے ہونے لگی۔ الخ۔ ایسا ہی اسکے صفحہ ۵۴ مین ہے۔

ان عبارات مین جن باتون کو علامت قیامت ٹہرایا اور برا کہا گیا ہے وہ اکثر اہل اسلام مین پائی جاتی ہین۔ اور انہی پر افسوس کرنا ان مواضع مین مقصود ہے پہر ہمارے بہائیون کا گورنمنٹ کو یہ سمجہانا کہ ان مضامین مین گورنمنٹ کی بدی و معصیت کیطرف اشارہ کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کو سردار کرم سنگہ بنانا نہین تو کیا ہے۔

اور اگر بالفرض کسی مقام مین اس کتاب کے گورنمنٹ کے مذہب کو بہی برا کہا اور بلحاظ مذہب گورنمنٹ اس زمانہ کو بدی اور معصیت کا زمانہ بتایا ہے تو اس سے بھی بغاوت کا نتیجہ نکل نہین سکتا۔ ہم نہین جانتے کہ تمام ہندوستان کے رعایا گورنمنٹ سے (اہل اسلام ہون خواہ ہندو وغیرہ) کم سے کم کوئی ایک شخص بھی (بشرطیکہ وہ لامذہب نہو کسی نہ کسی مذہب کا پابند ہو) ایسا نکلے جو گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچہا جانتا ہو۔ اور بلحاظ

مذہب اسکو بُرا نہ سمجھتا ہو۔۔

دور کیون جائین ان ہی حضرات کو جنھون نے اس قسم کے مضامین اقتراب کو مضامین لنجاوت بتایا ہے۔ کیون نہ دیکھین یہ لوگ گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچھا جانتے۔ اور گورنمنٹ کو اپنا مذہبی بھائی یا پیشوا سمجھتے ہون تو محمدی کیون کہلائین بتسمہ لیکر عیسائی کیون نہ ہو جائین۔

مضمون نمبر (۷) مین بھی اسی قسم کا دھوکا دیا گیا ہے کہ "لا تقربوا الصلوٰۃ" کو لے لیا۔ اور "انتم سکاریٰ" کو چھوڑ دیا ہے۔ **بے شک** صفحہ ۵۸ مین اس مضمون کی حدیث نقل کی گئی ہے۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ "ہاتھ سے لڑنا ائمہ کا کام ہے جو اب نہین رہے۔ باقی لوگون سے۔ علما رہون تو انکا جہاد زبان یا قلم سے ہو سکتا ہے عوام ہون تو دل سے بدی کو بدی جاننا"۔ اور یہ بھی آپسمین اہل اسلام کی نسبت کہا گیا ہے اقوام غیر گورنمنٹ ہو خواہ کوئی اور) کی نسبت اسمین کوئی تصریح نہین ہے۔

اصل عبارت صفحہ (۵۸) **اقتراب** کی یہ ہے "ہاتھ سے جہاد کرنا کام ائمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علما رکا ہے۔ دل سے بیزار ہونا کام عوام کا ہے سو اب ائمہ تو ہے نہین۔ رہے عالم اوسمین جو اتباع قرآن اقتداء حدیث کے لئے زبان سے جہاد کرتے ہین خواہ وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے شیطان ہین۔ عوام متبعین کے لئے یہی کافی ہے کہ دل سے ناراض ہون۔ لاٹھی پونگے کی کچھ ضرورت نہین ہے"۔

اس عبارت کو ناظرین غور سے ملاحظہ فرماکر انصاف سے کہین کہ ہمارے بھائیون نے اس عبارت کو چھانٹ کر اسکا کیا مطلب بتایا اور گورنمنٹ کو کیسا گرم سنگہ بنایا ہے۔

مضمون نمبر (۸) مین بھی اسی قسم کا دھوکا دیا گیا ہے۔ اور "لا تقربوا الصلوٰۃ" پر بحذف "انتم سکاریٰ" عمل ہوا ہے۔ **بے شک** صفحہ ۵۹ مین خدا کی راہ مین ارنے گئے

کو شہید کہا ہے مگر ساتھ اسکے یہ بہی کہدیا ہے کہ اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا معلوم یعنے ناممکن ہے۔ جسکی وجہ بہی اسی کتاب صفحہ (۷ و ۵۶ و ۵۸) مین بیان ہوئی ہے اور ہمارے رسالہ کے صفحہ (۴۵ و ۴۶) مین منقول ہو چکی ہے۔

پوری عبارت صفحہ ۵۹ کی یہ ہے "ابیہریرہ کی حدیث مین آیا ہے مرفوعاً متمسک سنت کو وقت فساد امت کے ایک شہید کا اجر ہے" رواہ الطبرانی فی الاوسط یہان شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔ اس زمانہ مین اوس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم اگر یہی شہادت ملے تو غنیمت بارده ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر مسلمان نام کے مومن اس فضیلت عظمے سے بھی محروم ہین جسمین ہرو لگے نہ پھٹکڑی فقط ایک سنت پر عمل کرنے سے ایسا بڑا رتبہ ملتا ہے مگر نفس و شیطان دشمن انسان ہین وہ کب چاہتے ہین کہ یہ دولت کسیکو حاصل ہو"۔

یہان بھی ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو کرم سنگہ بنایا اور کچھہ کا کچھ بنا کر ویسا ہی دہوکہ دیا ہے۔

مضمون نمبر ۹ مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ اور علاوہ بر آن اسمین جعل و تصرف سے بھی کام لیا ہے۔

اقتراب کے صفحہ ۶۴ یا اور کسی جگہہ قیصر ہند یا نائب السلطنت کا نام و نشان نہین ہے اسکے صفحہ ۶۴ مین کتاب اشاعہ لاشراط الساعہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ "مہدی موعود (نہ مہدی سودانی) شہر کے شہر فتح کرینگے۔ مشرق سے مغرب تک لے لینگے۔ ہندوستانکے بادشاہون کو گردن مین طوق ڈالکر انکے سامنے لاوینگے۔ انکے خزاین بیت المقدس کا زیور ہوگا۔ اسکی تمثیل مین ہمارے بہولے بھالے نوابصاحب (اگرچہ کتاب انکی تصنیف ہے) ناعاقبت اندیشی سے یہ لکھ بیٹھے ہین۔ "ہند مین ابتو کوئی بادشاہ بہی نہین۔ یہی چند رئیس ہنود یا مسلمان ہین۔ سو کچھ حاکم مستقل

نہین بلکہ برائے نام ہین۔ بڑے بادشاہ اس ولایت کے یورپین ہین۔ غالباً اسوقت بھی یہی حاکم یہانکے رہینگے۔ انہی کو اُنکے روبرو لیجاوینگے۔ یا اس وقت تک اور قوم کی حکومت اس جگہہ قایم ہو جائیگی اللہ ہی کو خبر ہے"۔

اس تمثیل مین نوابصاحب اپنی طرف سے کسی قسم کے عمل کی تحریک نہین کی صرف عام مسلمانون کے عقیدہ کی ایک ایسی مثال دی ہے۔ جسمین موجودہ مسلمانون کے عمل کا دخل نہین ہے۔ وہ امر جسکی اُنہون نے مثال دی ہے واقع ہوا تو محض تائید آسمانی سے اور بطور کرامت ہوگا (چنانچہ معتقدین مہدی کا خیال* ہے) نہ مسلمانون کی موجودہ طاقت سے

ومعہذا اس تمثیل مین نواب صاحب نے ملکہ معظمہ و نائب السلطنت یا اور انگریزون کے مہدی کے روبرو لائے جانے کی نسبت اپنا یقین ظاہر نہین کیا۔ بلکہ شک و تردد سے کہا ہے کہ اسوقت تک یہی یورپین بادشاہ رہینگے۔ یا کوئی اور لوگ بادشاہ ہو جاوینگے پہر اس شک کو پختہ کر دیا۔ اور صاف لکہدیا ہے کہ خدا ہی کو خبر ہے پہر اس اعتقادی نہ عملی شکی نہ یقینی تمثیل سے یہ نتیجہ کیونکر نکل سکتا ہے۔ کہ نواب صاحب نے اسمین مسلمانون کو بغاوت کی ترغیب دلائی ہے۔ اور موجودہ ملکہ معظمہ اور نائب السلطنت وغیرہ انگریزون کو پکڑ کر مہدی موعود کے حضور مین لانیکی ترغیب دی ہے۔ یا انکے پکڑے جانے پر اپنی مسرت ظاہر کی ہے یہ نتیجہ اسوقت نکل سکتا۔ جبکہ نوابصاحب موجودہ سلطنت کے زمانہ مین مہدی موعود کے آنے کا یقین ظاہر کرتے اور اس تمثیل مین موجودہ سلطنت کے مخالف کسی قسم کے عمل کی تحریک تحریر مین لاتے۔ اور اعتقاد تو عموماً مسلمانون کا یہی ہے

* دیکہو اقتراب صفحہ ۶۴ سطر ۲۱ جسمین لکہا ہے "اللہ تعالے تین ہزار فرشتون سے انکی مدد کرے گا وہ انکے مخالفونکو مونہہ کو پیٹہون کو مارینگے مقدمہ لشکر جبرئیل ہونگے ساقہ لشکر پر میکائیل بکری بہیڑی ایک جگہہ پر چریگا۔ لڑکے بچے سانپون سے بچہیون سے کہیلینگے۔ کوئی شے انکو نقصان نہ پہنچائیگی الخ

کہ قیامت سے پہلے پہلے تمام زمین مین اسلام پھیل جائیگا۔ اور دنیا مین کوئی مذہب عیسائی یہودی وغیرہ باقی نہ رہیگا۔ پس اگر صرف اس اعتقاد سے (بغیر کسی قسم کی تحریک کے) بغاوت کا نتیجہ نکل سکتا ہے تو برٹش گورنمنٹ کی رعایا سے کوئی مسلمان اس بغاوت سے بری نہین ہو سکتا۔ یا کوئی شاذ و نادر بری ہو سکتا ہے۔

پھر ہمارے بہائیون کا اس اعتقاد کے ساتھ عموماً مسلمانون کو باغی کہنا صرف نوابصاحب کو اور جو محض سادگی اور رفتار زمانہ سے ناواقفی کے سبب ایک شکی تمثیل مین اس اعتقاد کو ظاہر کر بیٹھے ہین) باغی بدخواہ سلطنت انگریزی قرار دینا دھوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔

مضامین نمبر ۱۰ الغایت ۱۵ مین بھی اسی قسم کے دھوکے دیے ہین۔

صفحہ ۱۱۶ سطر ۷ سے صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۳ تک قریب تین ایک مضمون بھی ایسا نہین جسمین گورنمنٹ کے مخالف ترغیب و تحریص ہو۔ صفحہ ۱۱۶ سطر ۷ سے اخیر صفحہ تک صرف سودانی کا حال اخبار لنڈن نیوز مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ء سے نقل کیا ہے۔ پھر جو اب وغیرہ اخبارات انگریزی وارد سے اسکی لڑائیون اور فتوحات کا حال لکھا ہے۔ اسکے اخیر مین اُن لڑائیون کی نسبت یہ فقرہ لکھا ہے۔ "اب تک فیصلہ قایم ہے"۔ جس سے صاف صاف جتا دیا ہے کہ اسکی لڑائیان فتنہ و فساد سے بڑھکر نہین انکو کوئی شرعی جہاد نہ سمجھ لے۔

پھر صفحہ ۱۱۷ مین عثمان دغما کا وہ خط جو بجواب اشتہار برٹش گورنمنٹ اُسنے مشتہر کیا تھا۔ اخبار پایونیر مطبوعہ (۴) اپریل ۱۸۸۴ء سے نقل کیا ہے اس خط کے خاتمہ پر (صفحہ ۱۱۸) کہا ہے۔ "مین کہتا ہون جو مضمون اس جواب کا ہے بے شبہہ مہدی موعود ہی کا کام کرینگے" یعنی مسلمانون کو اتباع کتاب و سنت پر کفار کو اسلام مجبور کر دینگے۔ ساری دنیا مین سوا دین اسلام کے کوئی دین دوسرا باقی نہ رہیگا۔ جو انکی مخالفت کریگا۔ وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خواہ نام کا مسلمان ہو یا اور کوئی ہو جسطرح اس کتاب سے ظاہر ہے۔ رہی یہ بات کہ صاحب سودان وہی مہدی منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہ وہی

مہدی ہین اگرچہ اس جواب مین زبان عثمان سے دعویٰ ہادویت و مہدویت کا انکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین انمین وہ کہان - اسطرح کا دعوے بہت اخبار اشرار نے بھی پہلے ان سے کیا ہے مگر سچا نہ نکلا - یہ جواب اگر سچا ہے اخبار نگار نے یا کسی دوسرے مکار نے اسکو اپنی طرف سے نہین گہڑا ہے تو ہو سکتا ہے - کہ یہ مجدد دین ہو مجدد آخر سالہائے صدی اول صدی مین ہوتا ہے - تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے"-

پہر بصفحہ ۱۱۹ کہا ہے - "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین "مہدی تو بالیقین نہین" - اسپر اخبار پایونیر دہم اپریل ۱۸۸۴ء سے شہادت پیش کی ہے - اسکے بعد کہا ہے - مگر مجدد ہونے سے کوئی مانع بھی نہین بشرطیکہ اوصاف تجدید موجود ہون دیوار کے پیچھے کی بات ہم کو معلوم نہین ہو سکتی اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے اخبار نویس یہی لوگ ہین جو عادل ضابط نہین مصلحت ملکی اندیشہ دولت دوربینی سلطنت کرکے خبرونکو طرح طرح کے چکر دیکر لکہا کرتے ہین اگرچہ بقاعدہ معقول ہر خبر محتمل صدق و کذب ہے - مگر اس زمانہ کے اخبار سب کے سب بے اعتبار ہین شاید ہزارون باتون مین کبھی بہول کر دو چار خبرین صحیح لکہہ جاتے ہون نہین تو اللہ اللہ خیر سلا"

ان عبارات (۱۱۶ لغایت ۱۱۹) مین جو مہدی کا حال لنڈن نیوز پایونیر وغیرہ اخبارات سے لیا گیا ہے - اس حال کا بیان بغاوت ہے تو اسکا مرتکب پہلے یوروپ ہے - اور جو انمین مہدی کا مجدد ہونا تجویز کیا ہے - یہ بھی ان اخبارون کے بیان سے نتیجہ نکالا ہے - پہر اسمین اپنا یقین ظاہر نہین کیا صرف شکیہ و شرطیہ طور پر کہا ہے - کہ اگر یہ جواب اشتہار برٹش گورنمنٹ جو اخبارون مین درج ہے سچا ہے کسی اخبار نگار یا دوسرے مکار کا گہڑا ہوا نہین ہے تو سودانی مجدد

Digitized by Khilafat Library Rabwah.